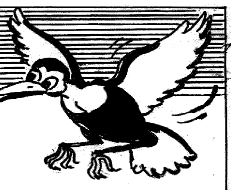

نکمّا کوّا

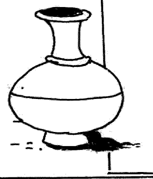

قیصر زاهدی

عالم گنج، لوہرواگھاٹ، ڈاکخانہ گلزار باغ، پٹنہ۔800007

بچو! تم لوگوں نے ایک چالاک کوّے کی کہانی ضرور پڑھی یا سنی ہوگی کہ کس طرح اس چالاک کوّے نے آدھے گھڑے کے پانی میں کنکریاں ڈال کر گھڑے میں پانی کی سطح کو اوپر اُٹھایا اور اپنی پیاس بجھانے میں کامیاب ہوگیا۔

مگر آج میں تمھیں ایک بے حد نکمّے کوّے کی کہانی سناتا ہوں۔ سیتا پور کے گھنے جنگل میں مختلف قسم کے چرند و پرند برسوں سے اپنی زندگی بسر کررہے تھے۔ اس جنگل کے پہاڑی حصّے میں شیر، چیتا، بھالو اور لکڑ بگھے جیسے خوفناک درندے موجود تھے تو وہیں جنگل کے ہرے بھرے درختوں والے حصّے میں طوطا، مینا، بلبل، کوئل اور کوّوں کا جھنڈ آباد تھا۔ کوّوں کے جھنڈ میں ایک کوّا بے حد نکمّا، کاہل اور احمق تھا۔ جنگل کے سارے چرند و پرند اس کی نادانی، کاہلی اور نکمّے پن سے اچھی طرح واقف تھے۔

ایک سال جب کہ گرمی کا موسم تھا اور گرمی کی شدّت اپنے پورے شباب پہ تھی دوپہر کے وقت اس نکمّے و کاہل کوّے کو پیاس لگ گئی۔ وہ ایک گھنے درخت پر پتّوں کی اوٹ میں بیٹھا بار بار آسمان کی جانب نظریں اُٹھا کر دیکھنے لگا اور سوچنے لگا کہ اگر آسمان بادلوں سے ڈھک جائے اور موسلا دھار بارش شروع ہوجائے تو کتنا اچھا ہو۔ اُسے اپنی پیاس بجھانے کے واسطے کہیں جا کر پانی تلاش نہیں کرنا پڑے گا، بلکہ اس درخت پر بیٹھے بیٹھے ہی اپنی پیاس بجھالے گا۔

مگر گھنٹوں انتظار کے بعد بھی آسمان پہ بادل کا کوئی ٹکڑا جب نظر نہیں آیا اور مارے پیاس کے اس کا حلق بالکل خشک ہوگیا تو مجبوراً پانی کی تلاش میں نکل پڑا۔ وہ پانی کی تلاش میں جنگل سے اڑتے اُڑتے ایک پگڈنڈی کی جانب پہنچ گیا۔ تب اس نے دیکھا کہ ایک گھنے درخت کے نیچے کچھ کھانے کی چیزیں گری پڑی ہیں اور قریب ہی ایک صراحی بھی رکھی ہے۔ ایسا لگتا تھا کہ گرمی کی شدّت کی وجہ سے اس درخت کے نیچے کوئی قافلہ آکر رُکا تھا اور بس اب سے تھوڑی دیر قبل قافلے والے کھانے سے فارغ ہوکر آگے کے سفر پہ روانہ ہوگئے تھے۔ لہٰذا ان لوگوں کے ذریعے بچے کھچے کھانے کی چیزوں کے ٹکڑے وہاں رہ گئے تھے۔ وہ جلدی سے نیچے اُترا اور کئی قسم کی چیزیں خوب شکم سیر ہوکر کھایا اور پھر اپنی پیاس بجھانے کے واسطے صراحی کے قریب پہنچ کر صراحی کے اندر جھانکا کہ اس میں پانی ہے بھی یا نہیں، لیکن اللہ کا شکر تھا کہ صراحی کے اندر پانی موجود تھا، مگر پانی اس کی چونچ کی پہنچ سے کافی نیچے تھا۔ یہ دیکھ کر وہ بے حد اُداس ہوگیا اور سوچنے لگا کہ پانی کیسے پیا جائے

اور اپنی پیاس کیسے بجھائی جائے۔ تب اس نے ایک ترکیب سوچی کہ کیوں نہ اس کام کے لیے کسی بگلے یا سارس کی مدد لی جائے۔

پھر وہ کسی بگلے یا سارس کی تلاش میں اُڑنے لگا۔ کچھ دور اُڑ کر جانے کے بعد اسے ایک درخت کی شاخ پر بیٹھا ایک سارس دکھائی دیا۔ وہ جلدی سے سارس کے قریب پہنچ گیا اور سارس سے بولا۔ ''سارس بھائی! تمہارے پر کتنے چمکیلے اور سفید ہیں۔ اتنے چمکیلے اور سفید پر تو بگلے کے بھی نہیں ہوتے ہیں۔ اسی لیے جنگل کے پیاس بجھ سکتی ہے۔''

لہٰذا وہ سارس کو لے کر اس درخت کے نیچے پہنچا جس جگہ پانی کی صراحی رکھی تھی۔ پھر اس نے سارس کو پانی کی صراحی دکھاتے ہوئے بولا۔ ''سارس بھائی! تمہاری چونچ اور گردن لمبی ہے۔ اس لیے تمہاری چونچ پانی کی سطح تک یقیناً پہنچ جائے گی۔ تم ایسا کرو کہ اپنی لمبی چونچ صراحی کے اندر ڈال کر ایک بار تم پانی پینا اور ایک بار اپنی لمبی چونچ سے میرے حلق میں بھی پانی ڈال دینا اس طرح ہم دونوں کی پیاس بجھ جائے گی۔''

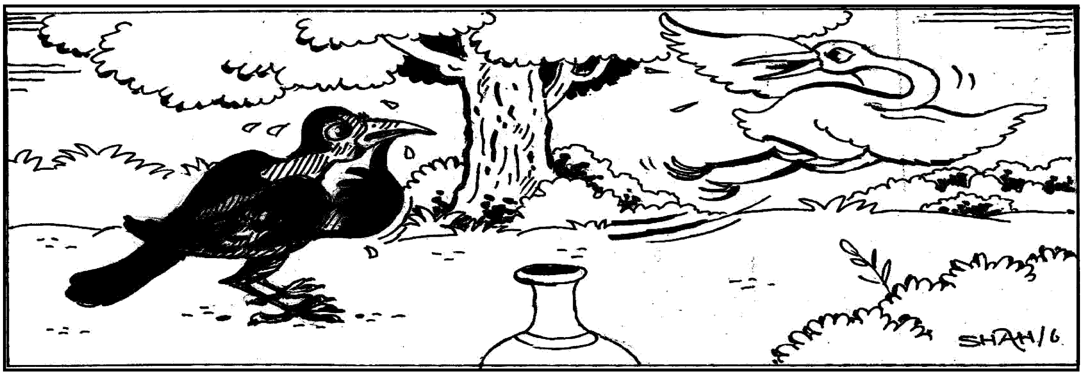

سارے بگلے تم سے حسد کرتے ہیں۔ تم تو میرے اچھے پڑوسی ہو اسی لیے میں تمھیں یہ بات بتانے آیا ہوں۔ تمھیں تلاش کرتے کرتے بے حد پیاس لگ گئی ہے اور مارے پیاس کے میرے حلق میں کانٹے چبھ رہے ہیں۔''

''تو میں کیا کروں؟ پیاس تو مجھے بھی لگی ہے، مگر یہاں آس پاس کہیں پانی موجود نہیں ہے۔'' سارس نے کہا۔

تب کوّے نے کہا۔ ''تم میرے ساتھ چلو، قریب ہی ایک صراحی رکھی ہے جس میں خوب میٹھا اور ٹھنڈا پانی موجود ہے۔ اس میٹھے اور ٹھنڈے پانی سے ہم دونوں کی

سارس بے حد ہوشیار تھا۔ سمجھ گیا کہ یہ کوّا نہ صرف بے وقوف ہے بلکہ نکمّا بھی ہے۔ اگر محنتی اور ہوشیار ہوتا تو اپنی چونچ سے آس پاس سے لا کر کنکریوں کو اس صراحی کے اندر ڈال دیتا جس سے پانی کی سطح اوپر آ جاتی۔ اس طرح تھوڑی محنت کر کے اپنی پیاس بجھا لیتا۔ سارس نے کہا کہ ٹھیک ہے، مگر میری ایک شرط ہے۔ پہلے میں اپنی پیاس بجھاؤں گا پھر تمھیں پانی پلاؤں گا۔

مرتا کیا نہ کرتا۔ کوّا سارس کی شرط مان گیا۔

اب سارس اپنی لمبی چونچ صراحی کے اندر ڈال کر

آسانی سے پانی پی رہا تھا اور قریب ہی بیٹھا کوّا حسرت بھری نگاہوں سے سارس کو پانی پیتے دیکھ رہا تھا۔ چند ہی منٹ میں سارس صراحی کا سارا پانی پی گیا اور اُڑ کر جاتے ہوئے بولا۔ ''اے نادان دوست! دوسروں سے مدد لینا اور دوسروں پہ منحصر رہنا چھوڑ کر خود محنت و مشقت کرنا سیکھو۔ جاتے جاتے تمھیں ایک پتے کی بات اور بتا دیتا ہوں۔ آج دن سے ہمیشہ یاد رکھنا کہ۔ ''اپنی محنت اور اپنی عقلمندی ہی کام آتی ہے۔ دوسروں پہ بھروسہ کرنا ٹھیک نہیں ہوتا ہے۔ اس سے دھوکہ یا نقصان ہوسکتا ہے۔'' یہ کہتا ہوا سارس اپنی منزل کی جانب اُڑ گیا اور نکما کوا کفِ افسوس ملتا رہ گیا۔

مگر سارس کی نصیحت آمیز باتیں سن کر نکمے کوّے نے ارادہ کرلیا کہ آج دن سے وہ کاہلی چھوڑ کر محنتی بن جائے گا اور اپنا کام خود کرے گا تا کہ زندگی میں پھر کبھی نقصان یا دھوکہ نہ کھانا نہیں پڑے۔

بس بچو! آج دن سے تم بھی کاہلی اور غفلت چھوڑ کر محنتی بن جاؤ اور خوب دل لگا کر تعلیم حاصل کرو تا کہ ہر قدم پہ تمھیں کامیابی نصیب ہو ورنہ اس نکمّے کوے کی طرح تمھیں بھی پچھتانے کے علاوہ کچھ حاصل نہ ہوگا۔

○○

جوابات ''معلومات کی کسوٹی''

۱۔ ۲؍جنوری ۱۹۵۴ء
۲۔ خان عبدالغفار خاں
۳۔ سچن تندولکر
۴۔ ۳؍افراد
۵۔ ۱۹۵۵ء
۶۔ ۶۴
۷۔ رافیل نڈال
۸۔ ماریا شاراپووا
۹۔ نیمار
۱۰۔ سائنا نہوال
۱۱۔ لکھنؤ
۱۲۔ وٹامن سی
۱۳۔ ۸۰
۱۴۔ ۳۱
۱۵۔ اترا کھنڈ
۱۶۔ سندھ
۱۷۔ ۲؍نومبر ۱۷۵۰ء
۱۸۔ ۲۳؍اپریل کو
۱۹۔ چین میں
۲۰۔ احمد مرزا جمیل
۲۱۔ چھ۔ انگریزی، فرانسیسی، عربی، چینی، روسی، ہسپانوی
۲۲۔ سلطان
۲۳۔ حجاج بن یوسف نے
۲۴۔ قطب الدین ایبک

جوابات ادبی دماغی ورزش

سلسلہ (۴۶)

۱۔ بیمار
۲۔ دشوار
۳۔ غالب
۴۔ ادا
۵۔ طبیعت
۶۔ نوائی
۷۔ منھ
۸۔ خُلد
۹۔ ارمان
۱۰۔ قدرت